قرآن شناسی : آیات احکام

احکام طہارت کے قرآنی سرچشمے

استاد محمود شہابی

ابواب فقہ کو، مجموعی طور پر چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ عبادات

۲۔ عقود

۳۔ ایقاعات

۴۔ احکام و سیاسیات

علماء نے اس تقسیم کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ:

فقہ کے احکام کا تعلق یا انسان کی آخرت سے ہوسکتا ہے یا دنیوی زندگی سے۔ جن کا تعلق انسان کی آخرت سے ہے وہ عبادات ہیں۔ علم فقہ کے مندرجہ ذیل ابواب کا تعلق عبادات سے ہے۔

۱۔ طہارت ۲۔ نماز ۳۔ روزہ ۴۔ اعتکاف ۵۔ زکوۃ ۶۔ خمس ۷۔ حج

۸۔ عمرہ ۹۔ جہاد ۱۰۔ امر بہ معروف

فقہ کے وہ احکام جن کا تعلق انسان کی دنیوی زندگی سے ہے: ان کی تین قسمیں ہیں۔

یا وہ جن کی صورت معاہدہ اور باہمی قرار داد کی ہے اور جن میں الفاظ کا استعمال اور دو طرف سے ایجاب و قبول ضروری ہے۔ یہ عقود ہیں۔ عقود، عقد کی جمع ہے جس کا مفہوم Contract قرارداد اور معاہدہ ہے۔ اس میں باہمی رضامندی اور الفاظ کے ذریعہ تجویز اور قبول کی ضرورت ہے۔ کتب فقہ کے مندرجہ ذیل مباحث کا تعلق عقود سے ہے۔

۱۔ نکاح ۲۔ وصیت ۳۔ تجارت اور خرید فروخت ۴۔ رہن ۵۔ مضاربہ ۶۔ مزارعہ اور

مساقاۃ ۷۔ودیعہ ۸۔عاریہ یا عاریت دینا ۹۔اجارہ یا کرایہ کی قرارداد ۱۰۔ وکالت کسی کو وکیل بنانا یا بننا ۱۱۔وقف وصدقات ۱۲۔ ھبہ ۱۳۔سبق و رمایہ ۱۴۔ضمان ۱۵۔صلح بعض نے کتاب حجر اور کتاب مفلس کو بھی اس زمرہ میں داخل کیا ہے مگر حقیقت میں یہ عقود میں سے نہیں ہے۔

۲۔ دوسری صورت ان احکام کی ہے جن کی حیثیت یک طرفہ اعلان یا اقرار (Declaration) کی ہے۔ ان کو ایقاعات کہا جاتا ہے۔ ایقاع کا لفظ وقع سے مشتق ہے اور اس کا مفہوم ہم آہنگی کی کوشش ہے۔ اصطلاحی طور پر یہ کسی فیصلے کا اعلان ہے ،علم فقہ کے مندرجہ ذیل ابواب اور مباحث کو ایقاعات (یا اک طرفہ اعلان یا اقرار) کے زمرہ میں شامل کیا گیا ہے:۔

۱۔ طلاق
۲۔ خلع ومباراۃ
۳۔ ظہار
۴۔ ایلاء
۵۔ لعان (طلاق کی قسمیں)
۶۔ عتق یا غلام آزاد کرنا
۷۔ تدبیر ومکاتبہ
۸۔ اقرار
۹۔ جعالہ
۱۰۔ ایمان یا قسم کھانا
۱۱۔ نذر

دنیوی زندگی کے متعلق احکام کی تیسری قسم وہ ہے جن میں لفظی اعلان یا معاہدہ کی

ضرورت نہیں۔ ان کو احکام یا سیاسیات کہا جاتا ہے
مندرجہ ذیل ابواب اور مباحث کا تعلق اس زمرہ سے ہے۔

۱۔ احکام شکار و ذبح (کتاب صید و ذباحہ)
۲۔ کھانے پینے کے احکام (اطعمہ و اشربہ)
۳۔ احکام غصب
۴۔ احکام شفعہ
۵۔ احیاء موات
۶۔ لقطہ
۷۔ فرائض
۸۔ قضا (قاضی اور عدالت کے متعلق احکام)
۹۔ شہادات (عدالت میں گواہی کے احکام و ضوابط)
۱۰۔ حدود تعزیرات (جرائم کی سزائیں)
۱۱۔ قصاص (فوجداری کے جرائم کے بدلے کے متعلق قوانین)
۱۲۔ دیات (جریانہ اور دیہ دینے کے احکام و ضوابط)

لیکن احکام فقہ کی ہماری اس قدیم اور کلاسیک تقسیم میں یہ جھول (تسامح) ہے کہ اسلامی احکام کو اخروی (آخرت کے متعلق) اور دنیوی (دنیا سے متعلق) دو بڑے شعبوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ جب کہ اسلام دین توحید ہے جس میں دین اور دنیا کا باہمی تعلق ہے۔کوئی ایسا حکم نہیں ہوتا جو خالص طور پر اُخروی ہو اور دنیوی زندگی میں اس کے فوائد نہ ہوں اور کوئی ایسا حکم نہیں جو خالص طور پر دنیوی ہو اور سعادت اُخروی سے اس کا تعلق نہ ہو۔ یہاں تک کہ اسلامی عبادات (نماز۔ روزہ) وغیرہ کے انسانی فرد اور سماج کے لئے بڑے فائدے ہیں۔ عبادت کی دوسری قسمیں یعنی زکوات، خمس، جہاد اور امر بہ معروف کا تو دنیوی زندگی اور

معاشرہ میں انصاف، عدالت اور خوشحالی سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ بہرحال ایک کار آمد تقسیم بندی کے طور پر مندرجہ بالا تقسیم کو قبول کیا گیا ہے اور زیادہ تر فقہی کتابیں اور مباحث اسی تقسیم بندی پر قائم ہیں۔(۱)

فقہی ابواب کو کتاب کیوں کہا جاتا ہے؟

اسلامی علوم میں تنہا علم فقہ اور علم منطق وہ علوم ہیں جن کے مختلف ابواب اور فصلوں کو کتاب کہا جاتا ہے۔ (جیسے کتاب الطہارۃ اور کتاب الصلوۃ)۔ اسی طرح مسلمان علماء نے منطق میں جو کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں ہر باب کو کتاب کہا جاتا ہے۔ جیسے کتاب الجدل یا مغالطہ، سفسطہ یا خطابہ۔ اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ صدر اسلام میں مسلمان علماء نے یونانیوں کے مختلف رسالوں کو جو ایک ایک فصل کے بارے میں ہونگے ترجمہ کیا اور ان میں سے ہر ایک کو کتاب کا عنوان دیا۔ بعد میں علماء نے جب ان رسائل کو بڑی بڑی کتابوں میں جمع کیا تو ہر رسالے کو، جو اب ایک باب یا فصل کی شکل اختیار کر گئے تھے، کتاب ہی کا عنوان دیتے رہے۔

اسی طرح احکام فقہ کے سلسلے میں صرف اسلام کے ابتدائی فقہا اور محدثین نے ہر اس موضوع کے متعلق، جس کا اسلامی افراد یا معاشرے کو سامنا ہوتا تھا، چھوٹے چھوٹے رسالے مرتب کئے اور ان کو کتاب کا نام دیا۔ بعد میں علماء نے ان رسائل کو ترتیب دے کر ضخیم فقہی کتابیں بنالیں جو بہت سی کتابوں کا مجموعہ ہوگئیں اور ان میں بھی ہر رسالے کو، جو اب ایک باب بن گیا تھا، کتاب ہی کا عنوان دیا جاتا رہا۔ اس طرح فقہ اور اسلامی منطق دونوں میں اس بات کا رواج ہوگیا کہ فصل یا باب کو کتاب کہا جاتا ہے۔ احادیث کے بڑے مجموعوں جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم یا اصول کافی میں بھی بڑی فصل کے لئے کتاب کا عنوان استعمال ہوتا ہے۔ (استاد محمود شہابی، ادوار فقہ جلد دوم)

کتاب الطہارۃ کے باب میں آیات قرآن

قرآن کریم کی بارہ آیتوں کا تعلق اس فصل سے ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

سورہ مائدہ کی آیہ۔٦:

اے ایمان لانے والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے لگو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک کے ہاتھوں کو دھوؤ اور اپنے سر میں مسح کرو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی پیشاب یا پاخانہ کرکے آیا ہے، یا عورتوں سے تم نے مقاربت کی ہے اور پانی دستیاب نہیں ہے تو پاک مٹی سے تیمم کرلو، اس طرح کہ اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کو مل لو۔

اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر سختی کرے مگر یہ ضرور چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرنے کا سامان کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کرے، شاید کہ تم شکرگزار ہو۔ (۲)

اس آیت میں وضو، غسل اور تیمم کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ آخر میں یہ عام اصول بیان کیا گیا ہے کہ شرعی احکام میں سہولت مطمع نظر ہے نہ سختی۔ غسل، وضو اور تیمم کے فلسفہ کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ کا مقصد انسان کو پاک کرنے کا سامان مہیا کرنا ہے۔ پاکی سے مراد جسمانی اور روحانی دونوں طرح کی پاکیزگی ہے۔ حالت سفر میں حکم میں تخفیف کی طرف بھی اشارہ ہوا ہے۔ حالت سفر میں قصر نماز اور روزے کا معاف ہونا (بعد قضا ضروری ہے) تخفیف کے اس قرآنی حکم پر بھی مبنی ہے۔ (احادیث بھی اس حکم کی بنیادیں ہیں)

(۲) سورہ نساء آیہ ۴۳:

اے ایمان والو! نماز کے پاس نہ جاؤ اس حالت میں کہ تم نشہ میں ہو

جب تک کہ تمہیں اتنا ہوش نہ ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو اور نہ جنابت کی حالت میں جبتک کہ غسل نہ کرلو سوا اس صورت کے کہ تم سفر میں ہو۔ اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو یا پاخانہ سے ہو کر آئے ہو یا عورتوں سے مقاربت کی ہو اور پانی دستیاب نہ ہو تو پاک مٹی سے تیمم کرلو، اس طرح کہ اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والا، بہت بخشنے والا ہے۔ (۳)

اس آیت میں شراب پی کر حالت مستی میں نماز نہ ہونے اور غسل و تیمم کے بعض احکام کا بیان ہے۔ جنابت کی حالت میں غسل واجب ہونا بھی اسی آیت سے ثابت ہے۔ تیمم بدل غسل کا حکم بھی واضح طور پر اس آیت میں بیان ہوا ہے۔ احکام میں نرمی کا اصول اور تیمم کا فلسفہ بھی اس آیت سے استنباط ہوتا ہے۔

تیسری آیت: سورہ بینہ:(۹۸) آیۃ ۲ (پارہ ۳۰)

انہیں پہلے بھی یہ حکم ملا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں خدا کے لئے بالکل خالص نیت کے ساتھ۔ (۴)

اس سے عبادت کے ہر عمل میں، (نیز وضو، غسل اور تیمم میں جو عبادات میں سے ہیں) نیت کا واجب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ عبادات بغیر نیت اور قصد قربت کے ممکن نہیں اعمال اسی وقت قرار پائیں گے جب خالص رضائے الٰہی کے حصول کی نیت ہو اور کوئی مقصد پیش نظر نہ ہو۔

چوتھی آیت؛ سورہ واقعہ (۵۶) آیۃ ۷۶۔۷۷

یقیناً یہ بڑے مرتبے والا قرآن ہے۔ ایک نظروں سے پوشیدہ کتاب کے اندر۔ اسے نہیں چھو سکتے مگر پاک افراد (۵)

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حالت نجاست میں قرآن مجید کو نہیں چھوا جا سکتا۔ قرآن کے کلمات کو صرف حالت وضو ہی میں ہاتھ لگایا جا سکتا ہے۔ یہ آیت ثابت کرتی ہے کہ قرآن کو

ہاتھ لگانے سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے۔ اسی آیت سے یہ حکم بھی استنباط ہوا ہے کہ جنابت یا حیض کی حالت میں قرآن کی تلاوت مکروہ ہے۔ شافعی مسلک کے علماء تو بغیر وضو قرآن کریم کے حاشیہ چھونے کو بھی صحیح نہیں سمجھتے۔

پانچوی آیت: سورہ (۹) توبہ آیہ ۱۰۸: پارہ ۱۱ (آیت کا آخری ٹکڑا):

اس میں ایسے اشخاص ہیں جن کی خواہش ہے کہ وہ پاک رہیں اور اللہ پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔(۶)

اس آیت سے نجاست سے دوری اور طہارت کی ضرورت ثابت ہوتی ہے فاضل مقداد نے کہا ہے اسی آیت سے ہمیشہ حالت وضو میں رہنے کا استحباب ثابت ہوتا ہے۔ اچھا ہے انسان زیادہ سے زیادہ وقت وضو کی حالت میں رہے۔

چھٹی آیت: سورہ الفرقان(۲۵): آیہ ۴۸ پارہ ۱۹: آخری ٹکڑا

ہم نے آسمان سے پانی نازل کیا جو پاک کرنے والا ہے (۷)

یہ بڑی اہم آیت ہے اس سے یہ اہم فقہی حکم نکلا ہے کہ پانی خود پاک ہے اور تمام نجاستوں کو پاک کرنے والا ہے۔

ساتویں آیت: سورہ انفال(۸) آیہ ۱۱ (درمیانی جملہ) پارہ ۹

(خدا کے احسان کے تذکرہ میں کہا جا رہا ہے) اور وہ خدا آسمان سے پانی اتار رہا تھا کہ اس سے تمھاری طہارت کا سامان کرے اور تم سے شیطان کی نجاست کو دور کرے۔(۸)

اس آیت سے یہ حکم استنباط کیا گیا ہے کہ صرف پانی ہے جو ہر طرح کی نجاستوں (حدث اور خبث) کو پاک کرتا ہے۔

بہت سے مفسرین نے رجز الشیطان (شیطان کی نجاست) سے مراد جنابت لی ہے اور اس سے منی کے نجس ہونے کا حکم بھی نکالا گیا ہے۔ ان کے نزدیک رجز سے مراد منی ہے۔

اٹھویں آیت: سورہ بقرہ (۲): آیہ ۲۲۲:

(یہ لوگ) آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ یہ گندگی ہے۔ لہذا تم حیض میں عورتوں سے الگ رہو جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے نزدیک نہ جاؤ۔ ہاں جب وہ طہارت کر لیں تو ان کے پاس جاؤ جس صورت سے تم کو حکم دیا ہے۔ یقیناً اللہ توبہ کرنے والوں کو اور طہارت کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔(۹)

اس آیت سے پانچ سے زیادہ فقہی حکم استنباط کئے گئے ہیں۔ سب سے پہلے تو صراحت کے ساتھ آیت میں بیان ہوا ہے۔ حیض نجس ہے۔ دوسرا حکم یہ نکلتا ہے کہ غسل کے ذریعہ حیض سے عورتیں پاک ہو سکتی ہیں۔ تیسرے یہ کہ حالت حیض میں مقاربت صحیح نہیں۔ چوتھے یہ کہ غسل کے بعد مقاربت جائز ہے۔ پانچویں یہ کہ جنسی عمل فطری طریقے سے ہی ہونا چاہیے جیسا کہ شریعت میں حکم دیا گیا ہے۔ یہ آیت حیض اور جنسی عمل کے سلسلے میں بہت سے احکام کی بنیاد ہے۔۔

نویں آیت: سورہ توبہ (۹) آیہ ۲۸:۔

اے ایمان لانے والو! مشرکین سراسر نجاست ہی نجاست ہیں تو وہ اس سال کے بعد آئندہ مسجد حرام کے پاس بھی نہ جائیں۔(۱۰)

فقہاء نے اس آیت سے نجاست کفار کا حکم استنباط کیا ہے۔ آیت کے الفاظ سے صریحی طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مشرکین نجس ہیں۔ اس سے یہ حکم بھی استنباط کیا گیا ہے کہ کعبہ کے حدود (بلکہ مکہ مکرمہ میں) مشرکین کو داخل ہونے اور رہنے کی اجازت نہیں۔ حنفی اور دوسرے بعض فرقوں کا خیال ہے کہ جس نجاست کا تذکرہ ہے وہ باطنی اور روحانی نجاست ہے جو کلمہ کے اقرار سے دور ہو جاتی ہے، جسمانی اور بدنی نجاست نہیں۔ لیکن اکثر ہمارے فقہا کے نزدیک مشرکین نجس العین ہیں۔

دسویں آیت: سورہ مائدہ (۵): آیہ ۹ ۔ پارہ ۷:۔

اے ایمان لانے والو! شراب ، جوا، بت اور جوئے میں استعمال ہونے والے تیر ایک گندگی ہیں۔ اور شیطان کے کاموں میں سے ہیں۔ تو ان سے پرہیز کرو، شاید کہ تم ہر طرح کی بہتری حاصل کر سکو (۱۱)

اس آیت سے شراب پینے اور جوا کھیلنے کا حرام ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اسی کے ساتھ شراب کے نجس ہونے کا حکم بھی نکلتا ہے۔ اسی آیت کی بنا پر فقہا نے شراب کو نجس قرار دیا ہے۔ (احادیث سے بھی یہ حکم ثابت ہے۔)۔

گیارہویں آیت: سورہ مدثر (۷۴) آیہ ۴۔۵:۔

(اے رسول) اٹھئے اور متنبہ کیجئے اور اپنے پروردگار کی بڑائی کا اعلان کیجئے۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے اور نجاست سے بچتے رہیے؟۔ (۱۲)

اس آیت سے وجوب غیری تطہیر کے اصول کو اخذ کیا گیا ہے۔

بارہویں آیت: سورہ بقرہ (۲): آیۃ ۱۲۴:۔

(اور وہ وقت یاد کرو) جب ان کے پروردگار نے ابراہیم کا چند باتوں (کلمات) سے امتحان لیا، اور انھوں نے ان باتوں (کلمات) کو پورا کر دیا تو ارشاد ہوا میں تمھیں خلق خدا کا امام بناتا ہوں۔ (۱۳)

کچھ احادیث میں آیا ہے کہ کچھ باتوں (کلمات) سے مراد طہارت سے متعلق دس امر ہیں جیسے مضمضہ، استنشاق، مسواک، ختنہ وغیرہ۔ آیت کے بعد کے ٹکڑے ملت ابراہیمؑ اور سنت ابراہیمؑ کی پیروی کرو سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس آیت کے مطابق مندرجہ بالا چیزیں مستحب یا واجب ہیں۔ بہر حال سابق آیتوں کے برخلاف یہ آیت براہ راست طہارت کے باب میں احکام و ہدایات نہیں دیتی بلکہ حدیث کی روشنی میں آیت کو کتاب طہارت سے مرتبط کیا گیا ہے۔

قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیتیں کتاب طہارت کے بارے میں ہیں ۔ طہارت اورنجاست کے بہت سے احکام کی بنیاد یہ آیتیں ہیں۔لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے عقیدہ کے مطابق سنت رسول وعترت یا احادیث معصومین بھی استنباط احکام کا بڑا ماخذ ہیں۔طہارت ونجاست کے احکام بھی صرف آیات سے ہی نہیں بلکہ پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ اطہار کی روایات سے بھی اخذ کئے گئے ہیں۔

❁❁❁

حوالے :

ا استاد محمود شہابی: ادوار فقہ، جلد دوم ص ۱۴

۲ سورہ المائدہ: آیۃ ٦

۳ سورہ النساء: آیۃ ۴۳

۴ سورہ سورہ البینہ (۹۸) آیۃ ۲

۵ سورہ الواقعہ (٥٦) آیۃ ٧٦۔٧٧

٦۔ سورہ التوبہ (۹) آیۃ ۱۰۸

٧۔ سورہ الفرقان (۲۵) آیۃ ۴۸

۸۔ سورہ الانفال (۸) آیۃ ۱۱

۹ سورہ البقرہ (۲) آیۃ ۲۲۲

۱۰ سورہ التوبہ (۹) آیۃ ۲۸

۱۱۔ سورہ المائدہ (۵) آیۃ ۹۰

۱۲۔ سورہ المدثر (٧۴) آیۃ ۴۔۵

۱۳۔ سورہ البقرہ (۲) آیۃ ۱۲۴

❁❁❁❁❁